موئے مبارک
کی عظمت

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور صالحین رحمۃ اللہ علیہم
کی نظر میں

تالیف

علامہ مولانا غلام غوث بغدادی قادری رضوی

زیر اہتمام
حضرت غوثیہ نور القرآن انٹرنیشنل
www.noorulquran.org

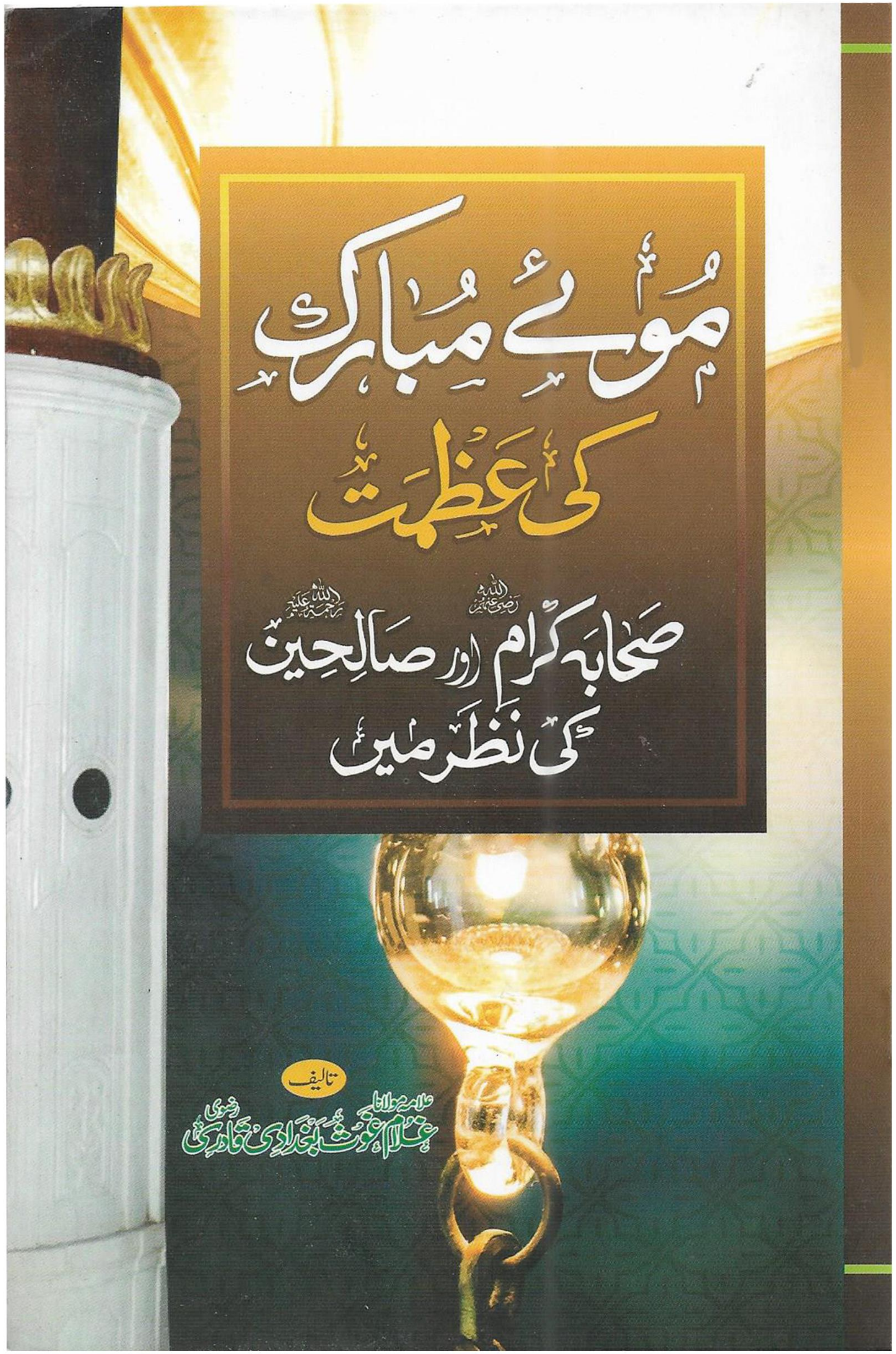

الانتساب

حضور پر نور ﷺ کے جلیل القدر صحابہ اور صحابیات خصوصاً "سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰہ" (اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار) حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور ام المؤمنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے نام جنہوں نے اپنے حسنِ عمل (تعظیمِ موئے مبارک شریف) کے ذریعے حق کا تعین آسان سے آسان کردیا کہ جو موئے مبارک کا ادب کرے وہی حق وسچ کی راہ پر گامزن ہے۔

الاھداء

مدینے کے تاجدار، شفیعِ روزِ شمار، حبیبِ پروردگار، جناب احمد مختار ﷺ کا ادب اور احترام کرنے والے خوش بختوں کے نام جو موئے مبارک شریف کی زیارت کا اہتمام کرتے ہیں اور اُن تمام سعادت مندوں کے نام جو حضور ﷺ کے موئے مبارک کی زیارت کرتے ہوئے اپنے قلوب کو عشقِ مصطفی ﷺ سے منوّر کرتے ہیں۔

پہلے اسے پڑھیے.....

اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ جس نے ہمیں ایمان کی عظیم الشان نعمت عطا فرمائی، پروردگار کا ہم جس قدر شکر ادا کریں کم ہے کہ اس نے ہمیں ہمیشہ جہنم سے آزادی کا راستہ ایمان کے ذریعے عطا فرمایا۔

پیارے بھائیو! ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ شیطان کی آرزو اور تمنا یہی ہے کہ ہم ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھیں، شیطان مختلف ذرائع سے ہمیں ایمان پر ثابت قدمی سے روکتا ہے اور طرح طرح کے وسوسوں کا شکار کردیتا ہے کبھی تو بدعملی کی طرف مائل کرتا ہے اور کبھی جھوٹ، سودی لین دین وغیرہ کے ذریعے دل سیاہ کردیتا ہے تاکہ معاذاللہ گناہوں کی کثرت ایمان سے دوری کا سبب بن جائے اور کبھی انتہائی خطرناک ترین وار (کہ نہ جانے کون حق پر ہے اور اس چکر میں کون پڑے) کے ذریعے لوگوں کو حق سمجھنے سے روکتا ہے، تو کبھی تنگ نظری کے جال میں مبتلا کردیتا ہے اور ہر نئے اچھے کام کو بدعت کا نام دے کر نیک اعمال سے روکتا ہے، الغرض شیطان کسی نہ کسی طرح ہمیں اسلامی اصول و قواعد سمجھنے سے روکتا ہے۔

بحمداللہ تعالیٰ اس مختصر تحریر کے ذریعے ہمیں پریشانی سے نجات مل جائے گی اور یہ معلوم کرنے میں دشواری نہ ہوگی کہ حق کا راستہ کون سا ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ رب العالمین محبوب کریم ﷺ، سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ، حضور سیدنا امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ، حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور سیدی محمد شاہ دولہا سبزواری رحمۃ اللہ علیہ کے صدقے تمام علماء و مشائخِ اہلِ سنت اور اساتذہ کے نام جنہوں نے اپنی صلاحیتوں کو دینِ متین کی خدمت کیلئے وقف کردیا اس تحریر کو قبول و منظور فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآنِ پاک اور احادیثِ طیّبہ کے نور سے ہمیں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم و صالحینِ عظام رحمۃ اللہ علیہم کے عقائد و نظریات کو اختیار کرنے اور ان کے دامن سے وابستہ رہنے کا درس ملتا ہے۔

فرمانِ الٰہی عزوجل ہے:

وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ (سورۃ لقمان، آیت 15، پارہ 21)

ترجمہ: جو میری طرف رجوع لے آئے اُن کے راستے کی پیروی کرو۔

معلوم ہوا قرآنِ پاک کا واضح ارشاد صحابہ رضی اللہ عنہم و صالحین رحمۃ اللہ علیہم کے نظریات اختیار کرنے کا درس دے رہا ہے، مزید یہ کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت کا تذکرہ کچھ اس طرح سے کلامِ باری تعالیٰ میں کیا جا رہا ہے کہ:

اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ (سورۃ البقرۃ، آیت 13، پارہ 1)

ترجمہ: تم صحابہ کی طرح ایمان لے آؤ۔

جہاں قرآنِ پاک کی مذکورہ آیتِ مبارکہ میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان کو معیار قرار دیا گیا ہے وہیں اسی رکوع کی ابتداء میں ایک گروہ کے ایمانی دعوے کو رد بھی کیا گیا ہے چنانچہ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۘ

ترجمہ: اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لائے حالانکہ ہرگز وہ مومن نہیں۔ (سورۃ البقرہ، آیت 8، پارہ 1)

اس گروہ کے ایمانی دعوے کو اللہ تعالیٰ نے ٹھکرا دیا حالانکہ یہ لوگ بھی حضور نبیٔ کریم ﷺ کے نام کا کلمہ پڑھتے، آپ ﷺ کی اقتداء میں نمازیں پڑھتے اور جہاد میں بھی شامل ہوتے تھے لیکن ان کے دل تعظیمِ مصطفیٰ ﷺ سے خالی تھے چنانچہ سورۃ التوبہ، آیت 66 اور 65 پارہ 10 کا شانِ نزول تفسیرِ مظہری، جلد 4، صفحہ 260 پر اس طرح ہے:

عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ نَاسًا مِّنَ الْمُنَافِقِيْنَ قَالُوْا فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ يَرْجُوْا هٰذَا الرَّجُلُ اَنْ يَّفْتَحَ قُصُوْرَ الشَّامِ وَحُصُوْنَهَا هَيْهَاتَ فَاَطْلَعَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ ﷺ عَلٰى ذٰلِكَ فَاَتَاهُمْ فَقَالَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا قَالُوْا اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ فَنَزَلَتْ

"حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ منافقین نے غزوۂ تبوک میں کہا یہ شخص (یعنی حضور ﷺ) امید لگائے ہوئے ہیں کہ شام کے محلات اور قلعے فتح کرلیں گے۔ ایسا ہونا بہت بعید ہے اللہ نے منافقین کی اس گفتگو کی اطلاع حضور ﷺ کو دے دی حضور ﷺ ان منافقوں کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا تم نے ایسا ایسا کہا تھا وہ کہنے لگے ہم تو دل لگی اور مذاق کر رہے تھے۔"

اس پر سورۃ التوبہ کی آیت 65 اور 66 نازل ہوئی، ارشاد ہوا:

وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ لَيَقُوۡلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوۡضُ وَنَلۡعَبُ ؕ قُلۡ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَ
رَسُوۡلِهٖ كُنۡتُمۡ تَسۡتَهۡزِءُوۡنَ (۶۵) لَا تَعۡتَذِرُوۡا قَدۡ كَفَرۡتُمۡ بَعۡدَ اِيۡمَانِكُمۡ ؕ

ترجمہ: اور اے محبوب! اگر آپ ان سے پوچھیں تو کہیں گے کہ ہم تو صرف ہنسی کھیل کر رہے تھے۔ تم فرماؤ: کیا تم اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنسی مذاق کرتے ہو۔ بہانے نہ بناؤ تم ایمان ظاہر کرنے کے بعد کافر ہو چکے۔

قرآنِ پاک کے نور سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کا تمسخر (مذاق اُڑانا) اور علم غیب کا مطلقًا انکار اللہ تعالیٰ سے دوری کا سبب اور ایمانی دعوے کے باطل ہونے کا باعث ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت دلوں میں نہ ہو تو محض دعووں کا اعتبار نہیں ہے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح اگر ایمان ہے تو کامیابی قدم ضرور چومے گی۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

فَاِنۡ اٰمَنُوۡا بِمِثۡلِ مَاۤ اٰمَنۡتُمۡ بِهٖ فَقَدِ اهۡتَدَوۡا ۚ

ترجمہ: (اے صحابہ) اگر تمھارے ایمان لانے کی طرح وہ منافقین بھی ایمان لائیں تو ضرور وہ ہدایت پا جائیں گے۔ (سورۃ البقرۃ، آیت 137، پارہ 1)

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا معاملہ منافقین سے جدا تھا۔ مؤدّب صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے غیب کی خبر سنتے تو حق و سچ جانتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کو انہوں نے حرزِ جان بنایا ہوا تھا نہ صرف حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت و محبت میں خود رفتہ تھے بلکہ جس چیز کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت ہوتی اس کی اہمیت ان کے نزدیک اپنی جان سے بڑھ کر ہوا کرتی تھی۔

تعظیم کا نرالا انداز

جنگِ یرموک میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا مقابلہ نسطور پہلوان سے ہوا، دونوں کا دیر تک سخت مقابلہ ہوتا رہا حتیٰ کہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کا گھوڑا ٹھوکر کھا کر گر گیا اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ اس کے سر پر آگئے اور ٹوپی زمین پر جا پڑی نسطور کافر موقع پاکر آپ کی پشت پر آگیا، اس وقت حضرت خالد رضی اللہ عنہ پکار پکار کر اپنے رفقاء سے فرما رہے تھے کہ "میری ٹوپی مجھے دو! خدا تم پر رحم کرے" ایک شخص جو آپ کی قوم بنی مخزوم میں سے تھا وہ دوڑ کر آیا اور ٹوپی آپ کو دی آپ نے اسے پہن لیا اور نسطور کا مقابلہ کیا یہاں تک کہ اس کو قتل کر دیا، لوگوں نے اس واقعے کے بعد آپ سے پوچھا دشمن پشت پر آپہنچا تھا اور آپ ٹوپی کی فکر کر رہے تھے حالانکہ ٹوپی اتنی قیمتی تو نہ تھی؟ حضرت خالد نے فرمایا: اس ٹوپی میں حضور سیدِ عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک کے بال مبارک ہیں جو مجھے اپنی جان سے زیادہ محبوب ہیں عمر بھر ہر جنگ میں ان مبارک بالوں کی برکت سے فتح و نصرت حاصل ہوتی رہی اسی لیے میں بے قراری سے اپنی ٹوپی کی طلب میں تھا کہ کہیں ان کی برکت سے میں محروم نہ ہو جاؤں اور یہ ٹوپی کسی کافر کے ہاتھ نہ لگ جائے (جو ان مبارک بالوں کی بے حرمتی کرے)۔ (واقدی، شفا شریف، ص44، ج2، عمدۃ القاری شرح بخاری، ص37، ج3)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر فرضِ عین ہے بلکہ تمام فرائض کی اصل ہے اور آپ کی ادنیٰ توہین یا تکذیب کفر ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيۡرًا (۸) لِّتُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَ
تُعَزِّرُوۡهُ وَتُوَقِّرُوۡهُ ؕ وَتُسَبِّحُوۡهُ بُكۡرَةً وَّاَصِيۡلًا (۹) (سورۃ الفتح، آیت 9-8، پارہ 26)

ترجمہ: "(اے نبی) بے شک ہم نے آپ کو بھیجا شاہد، مبشر اور نذیر بنا کر تا کہ (اے لوگو) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو۔

حدیث:

حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ (صحيح البخاري، كتاب الايمان، باب: حب الرسول ﷺ من الايمان)

ترجمہ: تم میں کوئی مومن نہ ہوگا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے ماں باپ اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

پیارے بھائیو! حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے قرآن و حدیث کا نور براہِ راست نور والے آقا ﷺ سے حاصل کیا انہیں اس بات کا علم تھا کہ اپنی جان کی حفاظت ضروری ہے لیکن انہوں نے اپنی جان سے بڑھ کر نسبت رسول ﷺ (موئے مبارک) کے ادب کا خیال رکھا کیونکہ انہوں نے اسلام کی روح (تعظیم و ادب) کو جسم کے روئے روئے میں بسالیا تھا اسی لیے کامیابی ان کا مقدر تھی۔

مریض بیماری سے شفا پاتے

حضرت عثمان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری زوجہ نے مجھ کو ایک پانی کا پیالہ دے کر ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا اور میری بیوی کی یہ عادت تھی کہ جب بھی کسی کو نظر لگتی یا کوئی بیمار ہوتا تو وہ برتن میں پانی ڈال کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیج دیا کرتیں کیونکہ ان کے پاس حضور ﷺ کے موئے مبارک تھے۔

فَاَخْرَجَتْ مِنْ شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَانَتْ تُمْسِكُهٗ فِيْ جُلْجُلٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَخَضْخَضَتْهُ لَهٗ فَشَرِبَ مِنْهُ مَرِيْضٌ (مشكاة المصابيح)

ترجمہ: تو وہ رسول اللہ ﷺ کے اس بال مبارک کو نکالتیں جس کو انہوں نے چاندی کی نلی میں رکھا ہوا تھا اور پانی میں ڈال کر ہلا دیتیں اور مریض وہ پانی پی لیتا۔ (جس سے اسے شفا ہو جاتی)۔

مبارک زمانہ پاکیزہ سوچ

صحابہ و تابعین کی کس قدر پاکیزہ و مبارک سوچ تھی کہ مشکلات سے نجات، بیماری سے شفایابی کے لیے نسبتِ رسول ﷺ (موئے مبارک شریف) سے فیضیاب ہوتے تھے، اللہ تعالیٰ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے درجات بلند فرمائے کہ انہوں نے زلفوں والے آقا ﷺ کی عقیدت و محبت کس قدر حکمت بھرے انداز سے عاشقانِ رسول ﷺ کے قلوب میں منتقل فرمادی تھی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی وصیت

قَالَ ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ قَالَ لِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ هٰذِهٖ شَعْرَةٌ مِّنْ شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَضَعْهَا تَحْتَ لِسَانِيْ قَالَ فَوَضَعْتُهَا تَحْتَ لِسَانِهٖ فَدُفِنَ وَهِيَ تَحْتَ لِسَانِهٖ (زاد المسلم، ج۵، ص۳)

ترجمہ: حضرت ثابت بنانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے خادم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے مبارک بالوں میں سے ایک بال ہے جب میں مرجاؤں تو اس کو میری زبان کے نیچے رکھ دینا چنانچہ میں نے حسبِ وصیت

ان کی زبان کے نیچے رکھ دیا اور اس حالت میں وہ دفن کیے گئے۔

صحابہ و تابعین موئے مبارک شریف سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے ان کی نزدیک دنیا وما فیہا سے بڑھ کر موئے مبارک کو اہمیت حاصل تھی۔

نعمتوں میں سب سے بلند و بالا نعمت

حضرت محمد بن سیرین تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

قُلْتُ لِعُبَيْدَةَ عِنْدَنَا مِنْ شَعْرِ النَّبِيِّ ﷺ أَصَبْنَاهُ مِنْ قِبَلِ أَنَسٍ أَوْ مِنْ قِبَلِ أَهْلِ أَنَسٍ فَقَالَ لَأَنْ تَكُونَ عِنْدِي شَعْرَةٌ مِنْهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

ترجمہ: میں نے عبیدہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہمارے پاس حضور ﷺ کے کچھ بال مبارک ہیں جو ہمیں حضرت انس یا اہلِ انس سے ملے ہیں (یہ سن کر) حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے پاس ان بالوں میں سے ایک بال کا ہونا میرے نزدیک دنیا و مافیہا سے محبوب تر ہے۔ (صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب: الماء الذي يغسل به شعر الانسان)

اس حدیث پاک سے یہ معلوم ہوا کہ موئے مبارک کا فیض منقطع نہیں ہوا جوں جوں زمانہ گزرتا گیا برکتوں کا نزول بڑھتا ہی چلا گیا۔

امام الاولیاء سیدی داتا گنج بخش ہجویری قدس سرہ نے فرمایا کہ حضرت ابو العباس مہدی سیاروی رحمۃ اللہ علیہ 'مرو' کے کھاتے پیتے خوشحال گھرانے کے چشم و چراغ تھے، والد کے فوت ہونے پر آپ کو وراثت میں بہت زیادہ دولت ملی تھی، آپ کو پتہ چلا کہ فلاں کے پاس رحمت عالم ﷺ کے دو موئے مبارک ہیں، آپ نے وہ خرید لیے، ان موئے مبارک کی برکت

سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو توبہ کی توفیق عطا کی اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنا ولی بنا لیا پھر آپ نے یعنی خواجہ مہدی سیاروی نے حضرت خواجہ ابو بکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور ان کی خدمت میں رہ کر وہ مقام پایا کہ اولیائے کرام کے ایک گروہ کے امام بن گئے اور پھر جب آپ کے وصال کا وقت آیا تو آپ نے وصیت کی کہ یہ دونوں بال مبارک میرے منہ میں رکھ دیے جائیں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور ان کا مزار مبارک 'مرو' میں مشہور ہے چنانچہ سرکار گنج بخش قدس سرہ کشف المحجوب میں لکھتے ہیں کہ:

وامروز گورِ او بمرو ظاہر است مردماں بحاجت خواستن آنجا شوند و مہمات از آنجا طلبند و مجرب است (كشف المحجوب)

ترجمہ: مہدی سیاری کا مزار شریف 'مرو' میں مشہور ہے، لوگ وہاں اپنی حاجتیں لے کر جاتے ہیں اور وہاں جا کر اپنی مہمات (حاجتیں) طلب کرتے ہیں ان کی حاجتیں پوری ہوتی ہیں اور یہ مجرّب ہے۔

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا مرتبہ اور مقام

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آپ کو اسلام کی خدمت کے لیے وقف کر دیا تھا، سرکارِ دو عالم ﷺ کی محبت اور حضور ﷺ کی سنتوں پر عمل کو آپ نے اپنا وظیفہ بنا لیا تھا، آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات موئے مبارک کی زیارت کرنے والوں اور اس سعادت سے محروم یعنی دونوں ہی طبقوں کے نزدیک معتمد علیہ ہے، آپ دین اسلام کی خدمت میں اپنے شب و روز صرف کرتے رہے یہاں تک کہ آپ پر کرم نوازیوں کی بارشیں اس انداز میں ہوئیں کہ آپ خود اپنی کتاب

"حجة اللہ البالغة" کے مقدمے میں فرماتے ہیں کہ:

رَأَیْتُ الْاِمَامَیْنِ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ فِیْ مَنَامٍ وَّاَنَا یَوْمَئِذٍ بِمَکَّةَ کَاَنَّهُمَا اَعْطَیَانِیْ قَلَمًا وَّقَالَا هٰذَا قَلَمُ جَدِّنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: میں نے دونوں امام یعنی امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کی زیارت خواب میں کی اور اس دن میں مکہ مکرمہ میں تھا انہوں نے مجھے ایک قلم عطا کیا اور فرمایا یہ ہمارے نانا جان رسول اللہ ﷺ کا قلم ہے۔ (حجۃ اللہ البالغہ، ص 11، مطبوعہ بیروت)

اس عظیم الشان بشارت سے معلوم ہوا کہ حق کے پرچار کے لیے آپ کو منتخب کر لیا گیا ہے چنانچہ آپ کا ارشاد ہے کہ "جب میرے والدِ ماجد نے آخری عمر میں تبرکات تقسیم کیے تو ایک بال مبارک مجھے بھی عنایت ہوا"۔

ایمان افروز واقعہ

انفاس العارفین صفحہ 37 پر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے والدِ ماجد شاہ عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: ایک بار مجھے بخار کا عارضہ لاحق ہوا اور بیماری طول پکڑ گئی حتیٰ کہ زندگی سے نا امیدی ہو گئی، اس دوران مجھے غنودگی ہوئی تو میں نے شیخ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا وہ تشریف لا رہے ہیں اور فرمایا بیٹا رسول اللہ ﷺ تیری عیادت کے لیے تشریف لا رہے ہیں اور غالباً اس طرف سے تشریف لائیں گے جس طرف تیری چارپائی کی پائنتی ہے لہذا اپنی چارپائی کو پھیر لو تاکہ تمہارے پاؤں اس طرف نہ ہوں یہ سن کر مجھے کچھ افاقہ ہوا اور چونکہ مجھ میں گفتگو کرنے کی طاقت نہ تھی میں نے حاضرین کو اشارے سے سمجھایا کہ میری چارپائی پھیر دو انہوں نے چارپائی کا رُخ پھیرا ہی تھا کہ امت کے والی ﷺ تشریف

لائے اور فرمایا کَیْفَ حَالُكَ یَا بُنَیَّ؟ اے میرے پیارے بیٹے کیا حال ہے؟ اس ارشادِ گرامی کی لذت مجھ پر ایسی غالب ہوئی کہ مجھے وجد آ گیا اور زاری و بے قراری کی عجیب حالت مجھ پر طاری ہوئی پھر مجھے میرے آقا رحمتِ دو عالم ﷺ نے اس طرح گود میں لیا کہ آپ کی ریش مبارک میرے سر پر تھی اور پیراہن مبارک میرے آنسوؤں سے تر ہو گیا پھر آہستہ آہستہ یہ حالت سکون سے بدل گئی، اس کے بعد میرے دل میں خیال آیا کہ مدت گزر گئی اس شوق میں کہ کہیں سے دو عالم امت کے والی ﷺ کے بال مبارک نصیب ہوں، کاش آج کرم ہو جائے، اگر مجھے میرے آقا ﷺ یہ دولت عطا فرمائیں، بس یہ خیال آنا ہی تھا کہ حبیبِ خدا ﷺ میرے اس خیال پر مطلع ہوئے اور آپ ﷺ نے اپنی ریش مبارک پر ہاتھ پھیرا اور دو بال مبارک مجھے عطا فرمائے پھر یہ خیال آیا کہ بیدار ہونے کے بعد یہ بال مبارک میرے پاس رہیں گے، اس کے بعد حبیبِ کبریا ﷺ نے درازیٔ عمر اور کلّی صحت کی بشارت عطا فرمائی تو مجھے اسے وقت آرام ہو گیا میں بیدار ہوا اور میں نے چراغ منگوایا اور دیکھا تو وہ دونوں بال مبارک میرے ہاتھ میں نہیں تھے میں غمگین ہوا اور پھر دوبارہ جناب رسالت مآب ﷺ کی طرف متوجہ ہوا پھر دیکھا کہ امت کے والی ﷺ جلوہ افروز ہیں اور فرما رہے ہیں بیٹا ہوش کر! میں نے دونوں بال مبارک تیرے تکیے کے نیچے احتیاط سے رکھ دیئے ہیں وہاں سے لے لو، میں نے بیدار ہوتے ہی تکیے کے نیچے سے وہ دونوں موئے مبارک لیے اور ایک پاکیزہ جگہ میں نہایت تعظیم و تکریم کے ساتھ محفوظ کر لیئے۔

حضرت شاہ عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان مبارک بالوں کے تین کمالات دیکھے، (اول) یہ کہ وہ دونوں موئے مبارک آپس میں لپٹے رہتے تھے لیکن ان کے

سامنے جب حضور ﷺ کی ذات مقدسہ پر درود شریف پڑھا جاتا تو وہ دونوں بال مبارک علیحدہ علیحدہ ہو کر کھڑے ہو جاتے تھے۔(دوم) یہ کہ ایک مرتبہ تین آدمی جو کہ اس معجزہ کے منکر تھے وہ آئے اور بحث شروع کردی کہ کیسے ہو سکتا ہے کہ خواب میں کسی کو بال عطا ہوں ان تینوں نے آزمانا چاہا مگر میں بے ادبی کے خوف سے آزمائش پر رضامند نہ ہوا لیکن جب مناظرہ لمبا ہو گیا تو میرے عزیزوں نے وہ بال مبارک اُٹھائے اور دھوپ میں لے گئے فورًا بادل نے آکر سایہ کر دیا حالانکہ دھوپ سخت تھی بادل کا موسم نہیں تھا، یہ دیکھ کر ان میں سے ایک نے توبہ کر لی اور وہ مان گیا کہ واقعی یہ حبیبِ خدا ﷺ ہی کے بال مبارک ہیں مگر دوسرے دونوں منکروں نے کہا یہ اتفاقی امر ہے دوسری بار پھر وہ بال مبارک دھوپ میں لے گئے فورًا بادل آیا سایہ کر دیا دوسرا منکر بھی تائب ہو گیا تیسرے نے کہا اب بھی یہ امر اتفاقی ہے تیسری بار پھر بال مبارک دھوپ میں لے گئے تو پھر بھی فورًا بادل آیا اور سایہ کر دیا تو تیسرا بھی توبہ کر گیا اور مان گیا کہ واقعی یہ بال مبارک رسول اللہ ﷺ کے ہی ہیں۔(سوم) یہ کہ ایک مرتبہ کچھ لوگ موئے مبارک شریف کی زیارت کیلئے آئے میں وہ صندوق جس میں موئے مبارک تھے باہر لایا کافی لوگ جمع تھے میں نے تالا کھونے کے لیے چابی لگائی تو تالا نہ کھلا بڑی کوشش کی مگر تالا نہ کھل سکا پھر میں نے اپنے دل کی طرف توجہ کی تو معلوم ہوا کہ ان زائرین میں فلاں شخص جنبی ہے اس پر غسل فرض ہے اس بنا پر تالا نہیں کھل رہا میں نے پردہ پوشی کرتے ہوئے سب کو کہا جاؤ اور دوبارہ طہارت کرکے آؤ جب وہ جنبی شخص مجمع سے باہر گیا تو تالا آسانی سے کھل گیا اور ہم سب نے زیارت کی۔

ان تینوں واقعات نے بھی ثابت کر دیا کہ وہ بال مبارک واقعی حبیبِ خدا سید الانبیاء

خاتم المرسلین ﷺ کے ہی بال مبارک تھے۔

ناقابلِ برداشت

پیارے بھائیو! شیطان کے لیے یہ بات ناقابلِ برداشت ہے کہ صحابہ اور صالحین کے طریقے پر لوگ عمل پیرا ہو جائیں اور موئے مبارک شریف کی برکتیں حاصل کر لیں اور ویسے بھی شیطان کی عین آرزو و تمنا ہے کہ لوگوں کے قلوب عظمتِ مصطفی ﷺ سے خالی ہو جائیں، اس بدبخت کا کام ہی راہ راست سے دور کرنا ہے، قرآن پاک میں ارشاد ہے:

اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ (سورۃ الناس، آیت 5، پارہ 30)

ترجمہ: جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔

شیطان بدبخت وسوسے میں مبتلا کرنے کی کوشش کرتا ہے، حضور اکرم ﷺ کے بال مبارک کہاں سے آگئے؟ کیا کسی حدیث سے یہ ثابت ہے کہ حضور پرنور ﷺ نے اپنے موئے مبارک تقسیم فرمائے ہوں یا حضور پرنور ﷺ کی رضا موئے مبارک شریف کے فیض کو پھیلانے میں ہے، مزید یہ کہ نعوذ باللہ بعض اوقات تو شیطان موئے مبارک شریف کی توہین اور بے ادبی پر ابھارنے کی کوشش کرتا ہے اور صریح گستاخی کرتا ہے جس کا ذکر نہ کرنا ہی بہتر ہے۔(الامان والحفیظ)

حضور ﷺ اپنے موئے مبارک تقسیم فرماتے تھے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ (مزدلفہ سے) منیٰ میں تشریف لائے اور جمرۃ العقبہ پر کنکریاں ماریں پھر قربانی کر کے اپنی جگہ تشریف لائے:

وَحَلَقَ نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْاَیْمَنَ فَحَلَقَهُ ثُمَّ دَعَا اَبَا طَلْحَةَ

الْاَنْصَارِيَّ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الشِّقَّ الْاَيْسَرَ فَقَالَ: اِحْلِقْ فَحَلَقَهُ فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ: اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ

ترجمہ: پھر آپ ﷺ نے حجام کو بلایا اور اپنے سرِ مبارک کے داہنی طرف کے بال مبارک منڈوائے اور ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو بلا کر عطا فرمائے پھر آپ نے اپنے بائیں طرف کے بال مبارک منڈوائے اور وہ بھی ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو عنایت کیے اور فرمایا کہ ان تمام بالوں کو لوگوں میں تقسیم کردو۔ (صحیح مسلم، کتاب الحج، باب: بیان ان السنة یوم النحر ان یرمی...)

اس حدیث پاک سے حضورِ اکرم ﷺ کی کرم نوازی کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ ﷺ نے اس بات کو پسند فرمایا کہ میرے موئے مبارک کا فیض عام ہو جب ہی حکم فرمایا کہ اِقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ یعنی میرے موئے مبارک لوگوں میں تقسیم کردو۔ عطائے مصطفی ﷺ کے قربان جائیں کہ موئے مبارک شریف کے ذریعے حق کا تعین آسان ہوگیا۔ وہ اس طرح کہ جو موئے مبارک شریف کی عظمت کا قائل ہوگا وہی صحابۂ کرام اور صالحین عظام کا راستہ اختیار کرنے والا ہوگا کیونکہ صحابۂ کرام اور صالحین عظام موئے مبارک شریف سے خوب فیض یاب ہوتے تھے اور موئے مبارک کا ادب بجالاتے تھے۔

اب ہمیں دیکھنا ہوگا کہ جو مسلمان حضور ﷺ کے موئے مبارک کی زیارت کرتے ہیں اور ان کی عظمت کے قائل ہیں یقیناً یہی وہ خوش بخت جماعت ہے جو صحابۂ کرام اور صالحین عظام کی راہ پر گامزن ہیں اور جو بد نصیب حضورِ پاک ﷺ کے موئے مبارک شریف کی عظمت کا قائل نہیں اسے لرز جانا چاہیے کیونکہ حدیثِ پاک میں حضور ﷺ کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

مَنْ آذٰى شَعْرَةً مِّنِّيْ فَقَدْ آذَانِيْ وَمَنْ آذَانِيْ فَقَدْ آذَى اللّٰه

ترجمہ: جس نے میرے بال مبارک کو ایذا دی اسے نے مجھے ایذا دی، اور جس نے مجھے ایذا دی بیشک اس نے اللہ کو ایذا دی۔ (الجامع الصغیر وزیادته)

حضرت علی المرتضی شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ اٰخِذٌ شَعْرَةً يَّقُوْلُ مَنْ اٰذٰى شَعْرَةً مِّنْ شَعْرِيْ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ (جامع الاحادیث، مسند علی بن ابی طالب)

ترجمہ: میں نے حضور ﷺ سے سنا کہ آپ اپنا ایک موئے مبارک ہاتھ میں لیے ہوئے فرما رہے تھے کہ جس نے میرے ایک بال کو بھی اذیت پہنچائی تو اس پر جنت حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں موئے مبارک شریف کی بے ادبی سے ہمیشہ کے لیے محفوظ فرمائے اور موئے مبارک شریف کی فضیلتوں اور عظمتوں والے واقعات کو حق اور سچ جاننے کی سعادت عطا فرمائے۔

19 سال قبل پیش آنے والا سچا واقعہ

راقم الحراف کو 12 ربیع الاوّل شریف کو کسی کے گھر جانے کا اتفاق ہوا انہوں نے اپنے گھر سے کسی کو 2 یا 3 موئے مبارک عطا کیے واللہ العظیم (خدا کی قسم) جب چند سال گزرے ان موئے مبارک شریف کی تعداد میں اضافہ ہوگیا، اس مشاہدے میں ناچیز تنہا نہیں بلکہ مختلف مقامات پر مختلف لوگ حضور پرنور ﷺ کا معجزہ دیکھ چکے ہیں، موئے مبارک شریف کی بسا اوقات لمبائی مبارک میں اضافہ ہوتا ہے اور کئی بار نورانی شاخیں علیحدہ سے جلوہ بکھیر رہی ہوتی ہیں یعنی ان کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے اور جہاں موئے مبارک جلوہ

فرما ہوتے ہیں اس مقام پر سالہا سال خوشبو محسوس ہوتی ہے، ان عظیم الشان معجزات کے باوجود بھی موئے مبارک شریف کی عظمت دلوں میں قائم نہ ہو تو پھر اسے محرومی کے علاوہ کیا کہا جا سکتا ہے، ارشاد ربانی برحق ہے:

وَمَا تَوْفِيْقِيْۤ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ (سورۃ ہود، آیت 88، پارہ 21)

ترجمہ: اور میری توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

عاجزانہ درخواست

اے کاش ایسا ہو جائے کہ جب ہم موئے مبارک شریف کی زیارت کے لیے قطار میں کھڑے ہوں تو سراپا ادب بن جائیں اور اگر ممکن ہو تو قطار میں سب سے آخر میں کھڑے ہو جائیں تاکہ جتنی تاخیر سے ہم زیارت کریں اتنی دیر موئے مبارک شریف کے حسین تصور میں گم ہو جائیں اور درود و سلام کا نذرانہ پیش کرتے رہیں، موئے مبارک شریف کی زیارت سے قبل اپنے گناہوں کو یاد کر کے گڑگڑا کر دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کریں اسی ضمن میں عاجزانہ درخواست ہے کہ آنکھوں کو حرام دیکھنے سے محفوظ کرنے کا ارادہ کر لیجیے ان شاء اللہ عزوجل اس ارادے کی خوب برکتیں ظاہر ہونگی اور کوئی بعید نہیں کہ ادب مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے نزع کے وقت حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نصیب ہو جائے۔ امین

مکمل تفسیرِ قرآن سننے کے لیے ہمارے یوٹیوب چینل کو وزٹ اور سبسکرائب کیجیے۔

YouTube noorulquraninternationalofficial

f NoorulQuranInternational

درسِ قرآنِ پاک

آسان ترجمہ و مدلل تفسیر

ہر جمعۃ المبارک رات 10:00 تا 11:30 بجے

بمقام: جامع مسجد بہارِ شریعت، بہادر آباد، کراچی

براہِ راست سننے کیلئے: www.noorulquran.org

AD'DEEN U NASEEHA
FOUNDATION WELFARE TRUST

اَلدِّیْنُ نَصِیْحَۃٌ فاؤنڈیشن ویلفیئر ٹرسٹ (رجسٹرڈ 034)

ہمارا عزم امتِ محمد ﷺ کی خدمت

الحمد للہ عزوجل! اَلدِّیْنُ نَصِیْحَۃٌ فاؤنڈیشن ویلفیئر ٹرسٹ (رجسٹرڈ 034) سن 2014ء سے درج ذیل شعبہ جات میں امّتِ محمد ﷺ کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے۔

(۱) شعبۂ تجہیز وتکفین وتدفین (۲) شعبہ فراہمیٔ آب (کنواں/بورنگ) (۳) شعبۂ اجتماعی قربانی

(۴) شعبۂ نشر واشاعت (۵) شعبۂ رمضان وعید پروگرام (۶) شعبۂ صدقات

(۷) شعبۂ خدمتِ حجاج ومعتمرین (۸) شعبۂ تعلیمی خدمات (۹) شعبۂ طبّی خدمات

(۱۰) شعبۂ کفالت (۱۱) شعبۂ امدادِ متاثرین (۱۲) شعبۂ مطالعۂ کتب (لائبریری)

آئیے! امّتِ محمد ﷺ کی خدمت میں آپ بھی اَلدِّیْنُ نَصِیْحَۃٌ فاؤنڈیشن ویلفیئر ٹرسٹ (رجسٹرڈ 034) کا ساتھ دیجیے۔

addeenunaseeha.org
addeenunaseeha
aldeen.naseeha
addeenunaseeha1
addeenunaseeha
+92-314-2558803
+92-348-1113101